www.ahlulathar.net

بیت المقدس[1] کو ہم کیسے لوٹائیں؟

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

یہ ممکن ہی نہیں کہ بیت المقدس (القدس) کو (لوگ) واپس لوٹائیں الا یہ کہ وہ اسے اسلام کے نام پر لوٹائیں، اور یہ وہ اسلام ہے جس پر نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ الأَرْضَ لِلّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَاء مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ

یہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے وہ مالک بنادے اور اخری کامیابی تو انہی کی ہوتی ہے جو اللہ سے ڈرنے والے (متقی) ہوتے ہیں (سورۃ الاعراف:۱۲۸)

عرب جتنی بھی کوشش کرلیں، اور وہ دنیا بھر کے اقوال ہی کیوں نہ لے آئیں اور جتنے بھی احتجاجات کرلیں، اس سے وہ کبھی کامیاب نہ ہوں گے یہاں تک کہ دینِ اسلام کے نام پر وہاں سے یہودیوں کو نکالنے کی آواز بلند نہ کریں (اور وہ بھی) اس کے بعد کہ انہوں نے اسلام کو اپنے اوپر نافذ کیا ہو۔ تو جب وہ ایسا کریں گے تو وہ بات ان پر سچی ثابت ہوگی جس کی نبی ﷺ نے خبر دی ہے:

لا تقوم الساعة حتى يقاتل المسلمون اليهود فيقتلهم المسلمون حتى يختبئ اليهودي من وراء الحجر و الشجر , فيقول الحجر أو الشجر :يا مسلم , يا عبد الله هذا يهودي خلفي فتعال فاقتله

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ مسلمان یہودیوں سے قتال نہ کریں گے، تو مسلمان انہیں قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپے گا، تو پتھر یا درخت کہے گا: ائے مسلمان! ائے اللہ کے بندے، یہ ہے یہودی میرے پیچھے، تو آ اور اسے قتل کر۔ (مسلم:۲۹۲۲)

تو پتھر اور درخت مسلمانوں کو یہودیوں کے بارے میں بتائے گا اور کہے گا: (یا عبداللہ) ائے اللہ کے بندے، اللہ کی بندگی کے نام سے پکارے گا ۔ اور کہے گا (یا مسلم) ائے مسلمان، اسلام کے نام سے پکارے گا۔ اور رسول ﷺ نے فرمایا: مسلمان یہودیوں سے قتال کریں گے، یہ نہیں کہا کہ عرب!

---

[1] بیت المقدس یا عربی میں القدس جسے یروشلم بھی کہا جاتا ہے، فلسطین میں واقع ہے۔ اسی میں مسجدِ اقصیٰ ہے جس میں اللہ کے نبی ﷺ نے شبِ معراج میں نماز ادا کی تھی۔ مسجدِ اقصیٰ کی اہمیت مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی کے بعد تیسرے نمبر پر ہے جس میں نماز ادا کرنے کے لئے سفر کرنا مشروع ہے۔ اسے خلیفۂ راشد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فتح کیا گیا۔ یہودیوں نے ابھی اس علاقے پر قبضہ کیا ہوا ہے اور مسلمانوں پر آئے دن ظلم و ستم کر رہے ہیں۔

اسی لئے میں کہتا ہوں: ہم ہر گز یہودیوں کو عربیت کے نام سے نہیں ختم کر سکتے، ہم انہیں صرف اسلام کے نام سے ختم کر سکتے ہیں۔ اور جو چاہے اللہ کے اس فرمان کو پڑھ لے:

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ

ہم زبور میں نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہی ہونگے (سورۃ الانبیاء: ۱۰۵)

تو اللہ نے وراثت اپنے نیک صالح بندوں کے لئے رکھی ہے۔ اور جو چیز بھی کسی وصف سے معلق کر دی جاتی ہے تو وہ اس وصف کے موجودگی میں ہی پائی جاتی ہے اور اس کی غیر موجودگی میں اس کا نہ ہونا پایا جاتا ہے۔ تو اگر ہم اللہ کے صالح (نیک) بندے بن جائیں تو ہم آسانی اور سہولت سے اس کے وارث ہونگے، بغیر ان مشقت، تکلیف و پریشانی اور مشکلات کے، اور بغیر اتنی لمبی لمبی باتوں کے جو کبھی ختم نہ ہوں!

ہم اسے اللہ کی مدد سے آباد کریں گے اور جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا ہے، اور یہ اللہ کے لئے کتنا آسان ہے!

اور ہم یہ جانتے ہیں کہ فلسطین کو مسلمانوں نے اسلام کے روشن دور میں صرف اپنے اسلام سے ہی حاصل کیا۔ انہوں نے مدائن جو فارسیوں کی دارالحکومت تھی، اور رومیوں اور قبطیوں کی دارالحکومت کو صرف اسلام سے ہی حاصل کیا۔ اسی لئے کاش کہ ہمارے نوجوان اس بات کو صحیح طور پر سمجھ لیتے کہ بغیر صحیح اسلام کے ان کی مطلق مدد و کامیابی ممکن نہیں۔ شناختی کارڈ والا اسلام نہیں!

میں کہتا ہوں اور تمام علم تو اللہ کے پاس ہے:

یہ ممکن ہی نہیں کہ تم شام کو واپس لوٹا لو اور خاص کر فلسطین کو، سوائے اس طریقے سے جس طریقے سے اسے امت کے پہلے لوگوں نے عمر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لوٹایا تھا، ان لوگوں کے ذریعے جو عمر رضی اللہ عنہ کی لشکر کے لوگ جیسے ہوں جو قتال صرف اس لئے کرتے ہوں تا کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو۔ تو جب مسلمانوں میں ایسا ہو گا تو وہ یہودیوں سے لڑیں گے یہاں تک کہ یہودی درخت کے پیچھے چھپ جائے گا تو درخت اس مسلمان کو پکارے گا اور کہے گا: ائے مسلمان، ائے اللہ کے بندے، یہ ہے یہودی میرے پیچھے، تو آ اور اسے قتل کر۔

لیکن جب تک لوگ، ہماری اور یہودیوں کے بیچ دشمنی کو صرف قومی عصبیت کی وجہ سے دشمنی سمجھتے رہیں گے تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے، کیونکہ اللہ صرف اس کی مدد کرتا ہے جو اس کی مدد کرتے ہیں جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عزيز۝ الَّذِينَ إِنْ مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُواْ الصَّلَاةَ وَآتَواْ الزَّكَاةَ وَأَمَرُواْ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْاْ عَنِ الْمُنْكَرِ ولله عاقبة الأمور

(جو اللہ کی مدد کرے گا، اللہ بھی اس کی ضرور مدد کرے گا، بیشک اللہ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور اچھے کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے (سورۃ الحج: ۴۰، ۴۱)

جب ہم اس امت کے پہلے لوگوں کو دیکھتے ہیں تو یہ پاتے ہیں کہ توحید کی بنیاد پر اور اللہ کے لئے اخلاص اور رسول ﷺ کی اتباع کی بنیاد پر انہوں نے نصرت (مدد) (اور کامیابی) حاصل کی، اس کے ساتھ ساتھ وہ فضول چیزوں، برے اخلاق، فحاشی، منکر اور دشمنوں کی تقلید (اور ان کے طور وطریقے) سے دوری اختیار کرتے تھے۔

مشکل تو یہ ہے کہ بہت سارے لوگ آج کفار کی تقلید میں عزت اور شرف محسوس کرتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ جس چیر پر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ تھے اس طرف پلٹنا پچھڑا پن اور پیچھے رہ جانا ہے، اور اس سے پہلے لوگوں کی بات کی تطبیق کرتے ہیں:

وَإِذَا رَأَوْهُمْ قالوا إِنَّ هؤلاء لَضَالُّونَ

(اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے یقیناً یہ لوگ گمراہ (بے راہ) ہیں (سورۃ المطففین: ۳۲)

تو ہمارے لئے ضروری ہے اے بھائیو! کہ ہم لوٹیں، ہم پڑھیں اور غور کریں جو گزرا اس امت کے پہلے لوگوں میں، تاکہ ہم اس چیز کو لیں جس پر وہ تھے، (سنت سے) چمٹ جانے میں اور (اللہ کی) بندگی میں اور اس وقت ہمارے لئے مدد لکھ دی جائے گی۔

میں کہتا ہوں اور دہراتا ہون: ہمارے لئے واجب ہے کہ ہم اپنے نفس کے شر سے آگاہ رہیں اور کفار، منافقین اور ان کے متبعین کے شر سے آگاہ رہیں۔ ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اور تمہارے لئے اپنی دین کی مدد کرنا لکھ دے اور ہمیں اس کے ذریعے مدد پہنچائے اور ہمارے ذریعے اس کی مدد کرے، اور ہمیں اپنے اولیاء اور اپنے لشکر میں شامل کر لے۔ وہ جواد اور کریم ہے۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

مصدر: کتب ورسائل الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ (ج۸ ص۱۱۷)

اردو ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد